

پندرہ روزہ

# الشیعیت

کو جرانوالہ

نیز پرستی:  
شیخ الحدیث مولانا محمد سر فراز خان صفدر دامت بر کاظم

نیزاد است:  
ابو عمار زاہد الرّاشدی

الشّریعۃ الکادی  
مرکزی جامع مسجد کو جرانوالہ

حدت امت کا داعی اور غلبہ اسلام کا عالم بدار

## امام اعظم ابوحنیفہ اور گورنر کوفہ

جن دنوں کوفہ میں ابن النصرانی خالد بن عبد الرحمن کی حکومت تھی، جمود کی نماز تھی، جسے اس زمانہ کے دستور کے مطابق گورنر ہی پڑھایا کرتا تھا۔ خالد خطبے کے لیے منبر پڑھنے کو تو چڑھ گیا لیکن منبر پڑھنے کے بعد حکومت کے مراسلات کے پڑھنے میں کچھ اس طرح مشغول ہوا کہ

کادیدخل وقت العصر "قریب تھا کہ عصر کا وقت داخل ہو جائے۔"

بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں یہ بھی الفاظ راوی نے کے تھے یا کہا تھا کہ

دخل وقت العصر "عصر کا وقت داخل ہو چکا تھا۔"

بہر حال روایت کے راوی جن کا نام ابوالملحق ہے وہ کہتے ہیں کہ میں اسی جمود کے دن کوفہ پہنچا تھا، وہاں کے لوگوں سے واقف بھی نہیں تھا۔ دیکھا کہ ساری مسجد خاموش ہے، اچانک ان میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور

الصلوة الصلوة خرج الوقت و دخل وقت آخر "نماز جمود کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت داخل

ہو گیا۔"

ابوالملحق کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ فوراً اس شخص کی گرفتاری کا حکم دیا گیا اور وہ گرفتار ہو گیا۔ میں نے ان لوگوں سے جو میرے قریب تھے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تب کسی نے کہا کہ نعمان ابوحنیفہ۔ ان ہی ابوالملحق سے بعض راویوں نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ سنکریاں ہاتھ میں لیے اس شخص نے منبر کی طرف پھینکنا شروع کیں جو نماز نماز کا لفظ پکار رہا تھا۔ اس کے بعد نماز تو خالد نے پڑھ لی پھر اس نے حکم دیا کہ نعمان کو پکڑ لو، وہ پکڑے گئے۔ اور خالد کے سامنے حاضر کیے گئے۔ خالد نے پوچھا کہ اس حرکت پر جو تم سے ابھی سرزد ہوئی تھیج تھا کس چیز نے آمادہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ جواب میں وہ کہہ رہا تھا۔

"نماز کسی کا انتظار نہیں کرتی، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے، اور تم زیادہ مستحق ہو کہ قرآن کی پیروی کرو۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ یعنی اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوتات" انہوں نے نمازیں ضائع کر دیں اور اپنی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے۔"

خالد نے یہ بیان سن کر پھر اصرار سے پوچھا کہ خدا کی قسم کھا کر کتے ہو کہ نماز کے سوا اور کوئی دوسری چیز تمہارے پیش نظر نہ تھی۔ انہوں نے کہا، ہاں۔ "یعنی نماز کے سوا اور کوئی دوسرا محرك اس فعل کا میرے دل میں نہ تھا۔" خالد نے یہ سن کر ان کو چھوڑ دیا۔ (بحوالہ امام ابوحنیفہ کی سیاسی زندگی ص ۲۷۱ از مولانا مناظر احسن گیلانی)

پندرہ روزہ

# الشريعة اکادمی

## لشیعت

گوجرانوالہ ترجمان

شمارہ ۳

کیم فروری ۱۹۹۹ء مطابق ۱۳ شوال المکرم ۱۴۱۸ھ

جلد ۱۰

زیرِ حکومتی  
حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر  
حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

رئیس (لنگرہ)  
ابو عمار زاہد الراشدی  
مدرس  
حافظ محمد عمار خان ناصر

مدرس منظع  
عامر خان راشدی

زرمبادل

سالان ایک سو روپے  
فی پرچہ پانچ روپے  
بیرونی ممالک سے  
وس امر کی ڈالرسالان  
خط و کتابت کے لیے

مرکزی جامع مسجد  
پوسٹ بکس 331 گوجرانوالہ  
فون و فیکس 0431-219663  
ای میل alsharia@paknet4.ptc.pk  
ویب ایڈریس http://www.umtmah.net/al-sharia

زنخاماً شمارات

آخری صفحہ دو ہزار روپے  
اندر ہیں صفحہ نایفل پندرہ سو روپے  
اندر ہیں صفحہ عام بارہ سو روپے

بسم اللہ الرحمن الرحيم

کلم حق

مکمل فروزی ۱۹۹۹ء

رئیس الحجر

## اسلامی احکام و قوانین کا مزاج و اسلوب

آج کی محفل میں دور نبویؐ کے ایک ایسے واقعہ کا تذکرہ کرنے کو جی چاہتا ہے جس سے اسلام کے معاشرتی مزاج کا اندازہ ہوتا ہے اور اسلامی احکام و بدالیات کے اسلوب کا پتہ چلتا ہے۔ یہ واقعہ صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کا ہے جو حدیث نبویؐ کے بڑے راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ صوفی منش بزرگ تھے، نماز، روزہ اور تعلیم و نعلم کے سوا کسی کام سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اور ان کا معمول بن گیا تھا کہ روزانہ پانچ دن کے ساتھ روزہ رکھتے تھے اور رات کا بیشتر حصہ اہتمام کے ساتھ نماز و قیام میں گزارتے تھے حتیٰ کہ حافظ ابن عبد البرؓ نے "الاستیعاب" میں ذکر کیا ہے کہ ان کے والد حضرت عمرو بن العاصؓ کو اس بارے میں جناب نبیؐ اکرم ﷺ کی خدمت میں باقاعدہ شکایت کرتا چاہی۔ اس شکایت کا پس منظر بھی بعض روایات میں بڑا دلچسپ بیان ہوا ہے۔ ان کی شادی ہوئی اور وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ الگ گھر میں آباد ہوئے تو کچھ دنوں کے بعد حضرت عمرو بن العاصؓ بیٹے اور بھوکا حال احوال دریافت کرنے کے لیے ان کے گھر گئے، بھوکر میں موجود تھیں ان سے حال پوچھا تو انہوں نے جواب کا ہر طرح خیریت ہے پھر اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کے طرز عمل اور سلوک کے بارے میں استفسار کیا تو اس نیک دل خاتون نے معنی خیز انداز میں کہا کہ

"آپ کا بیٹا بست نیک ہے۔ ساری رات مسئلے پر ہوتا ہے اور سارا دن روزے سے رہتا ہے۔"

عمرو بن العاصؓ جماندیدہ شخص تھے فوراً" سمجھ گئے کہ بھوکو اصل شکایت کر رہی ہے۔ چنانچہ خود کچھ کرنے کی بجائے جناب نبیؐ اکرم ﷺ کی خدمت میں شکایت پیش کر دی۔ اس سے آگے کا واقعہ بخاری شریف میں مذکور ہے کہ نبیؐ اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہؓ کو بلایا اور اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے تصدیق کر دی کہ وہ روزانہ بالائی روزہ رکھتے ہیں اور رات کا اکثر حصہ نماز و قیام میں گزارتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس سے منع کیا اور فرمایا کہ "تیری آنکھوں کا بھی تجوہ پر حق ہے، تیری یہوی کا بھی تجوہ پر حق ہے اور تیرے مہماںوں کا بھی تجوہ پر حق ہے۔"

یعنی نبیؐ اکرم ﷺ نے یہ تعلیم دی کہ عبادات اللہ تعالیٰ کا حق ہے جسے بخت زیادہ ادا کیا جائے کم ہے لیکن اس سے انسان کے اپنے جسم، گھر والوں اور ملنے والوں کے حقوق متاثر نہیں ہوتے چاہیے اور انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العبد کے درمیان توازن قائم رکھنا چاہیے جو اسلامی تعلیمات کا نخواز اور خلاصہ ہے اس کے بعد آخر حضرت ﷺ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہا کہ وہ ہر چاند ماہ کے درمیانے تین روزے رکھ لیا کریں انہیں یہیش کے روزوں (صوم الدھر) کا ثواب مل جائے گا۔ حضرت عبد اللہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بہت کم ہیں اور میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبیؐ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اچھا یہ معمول ہنا لو کہ ایک دن روزہ رکھو اور دو دن نہ رکھو اس طرح مینے میں دس روزے ہو جلایا کریں گے۔ حضرت عبد اللہؓ اس پر بھی راضی نہ ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہؓ میں اس سے زیادہ کی بہت رکھتا ہوں۔ نبیؐ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ طاقت رکھتا ہوں کہ وہ زندگی بھرا ایک دن چھوڑ کر ایک روزہ رکھا کرتے تھے اور مینے میں پندرہ روزے بن جاتے تھے۔ بخاری شریف کی روایت کے مطابق عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کا اس پر بھی قناعت کرنے کو جی نہ چلنا اور یہ کہ کمزید تقاضا کیا کہ میں اس سے افضل روزوں کی طاقت رکھتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے حد بندی کر دی اور فرمایا کہ اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔ بعض روایات کے مطابق قرآن کریم کی تلاوت کے بارے میں بھی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے جناب نبیؐ اکرم ﷺ کی اسی نوعیت کی سُکھنگو ہوئی اور ان کے اصرار کے باوجود انہیں رسول اکرم ﷺ نے اس بات کی اجازت نہ دی کہ وہ سات دن سے کم مدت میں قرآن کریم تکملہ کیا کریں اور اس طرح رسول اکرم ﷺ نے حکماً عبد اللہ بن عمروؓ کے اوقات کے ایک حصے کو نماز اور قرآن سے فارغ کر کے انہیں اپنے جسم، یہوی، مہماںوں اور دیگر لوگوں کے حقوق کی اوائلی کی طرف متوج کیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ زندگی بھرا اس معمول پر قائم رہے جو جو ان اور ہم کے دور میں تو انہیں اپنی طاقت سے کم نظر آتا تھا لیکن جب بڑھا پے اور ضعف نے غلبہ پیا تو مشکل محسوس ہوئی۔ چنانچہ بخاری شریف کی روایت کے مطابق وہ خود بڑھا پے میں کہا کرتے تھے کہ "اے کاش! میں نے نبیؐ اکرم ﷺ کا مشورہ قبول کر لیا ہوتا۔" مگر اب ان کے لیے مشکل یہ تھی کہ جس معمول کا وعدہ وہ خود اپنے اصرار پر جناب نبیؐ اکرم ﷺ کے ساتھ کر پکے تھے اسے چھوڑنے کے لیے خود کو تیار نہیں کر پاتے تھے اور بڑھا پے اور ضعف کی وجہ سے اس معمول کو جاہستان کے لیے دشوار ہو گیا تھا۔ اس واقعہ سے جمال یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اسلام حقوق اللہ اور حقوق العباد میں توازن برقرار رکھنے کا حکم دیتا ہے اور حقوق اللہ کی اوائلی کی ولی

صورت قبول نہیں کرتا جس سے حقوق العباد مثار ہوتے ہوں وہاں ایک اور بات بھی ذہن میں آتی ہے کہ انسان جب بھی اپنے بارے میں کوئی فیصلہ کرتا ہے تو اس کے سامنے وقیٰ حالات ہوتے ہیں اور وہ اُنہی کی روشنی میں معاملات انجام دتا ہے۔ لیکن اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کرتے وقت اسلام میں اس کے تمام احوال و ملروف کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ جو با اوقات انسان کو عجیب محسوس ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کے اول و آخر تمام احوال سے واقف ہیں اس لیے قائدہ اور ضابط وہی دیر پا اور موثر ثابت ہوتا ہے جو انسان کا خود اپنا طے کردہ تھے ہو بلکہ اس کے ماضی اور مستقبل سے مکمل آگاہی رکھنے والے مالک و خالق کی طرف سے بیان کیا گیا ہو۔ یہی صورت انسانی اجتماعیت کے قوانین و احکام کی ہے کہ انسان جب اپنی سوسائٹی کے لیے خود قوانین وضع کرتے ہیں تو قوانین وضع کرنے والا خواہ فرد ہو یا جماعت، تمائندہ ہو یا ڈائیٹریٹر اس کے سامنے احوال و ملروف اور اسباب و حرکات سب وقیٰ ہوتے ہیں اور وہ اُنہی کے دائرے میں تقدمے اور ضابطہ ترتیب دتا ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ بے کار ہو جاتے ہیں اور اسی لیے انسانی معاشرے کے لیے وہی قوانین و احکام فطری اور دیر پا ہیں جو کائنات کے خالق و مالک نے وہی ذریتے بیجیے ہیں کیونکہ وہ ساری نوع انسانی کی ضروریات کو خود ان سے بھی بہتر طور پر جانتا ہے اور سب کے ماضی، حال اور مستقبل سے کماحتہ آگاہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اُج سک کبھی اپنے کسی قانون کے بارے میں نہ مذکور کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے اور نہ کسی دور میں اس کے غیر موثر ہونے کی کوئی چیز نہیں۔

## عالم اسلام کے بارے میں چند اہم معلومات

### اقوامِ حمدہ کے شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق:

- ☆ دنیا کی مجموعی آبادی ۵ ارب ۸۲ کروڑ مسلمان ہیں۔
- ☆ سب سے بڑی مسلم اقلیت کا ملک ہندوستان ہے جہاں ان کی تعداد ۱۵۵ کروڑ کے آس پاس ہے اور دنیا کی آبادی کا ۱۸۱ فیصد حصہ ہے۔
- ☆ دنیا کے جملہ ممالک کی افواج کی تعداد سازھے تین کروڑ ہے۔
- ☆ سب سے زیادہ ۹۶ لاکھ فوج پاکستان کے پاس ہے۔
- ☆ ۸۰ فی صد در بر ملیشیا میں پیدا ہوتا ہے۔
- ☆ دنیا میں سب سے زیادہ رومی مصر میں، پہنچنے والے دیش میں، محروم عراق میں اور چاول کی پیداوار میں مصر کا تمیر انبر ہے۔
- ☆ مسلمانوں کی مادری زبان عربی ہے۔
- ☆ ایک اندازے کے مطابق تقریباً نوے کروڑ لوگ عربی بولتے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر

## مسلم معاشرہ میں مسجد کی اہمیت

۲۱ رمضان المبارک۔ ۲: جنوری اتوار کو جامعہ اسلامیہ جی انی روڈ کاموگی میں مسجد شدائے اسلام کا سکن بنیاد رکھا گیا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر نے خلائق حضرت مولانا سید نصیر شاہ صاحب نے خلائق حضرت مولانا میاں محمد اجل قادری نے خلائق حضرت مولانا پیر سیف اللہ خالد نے مسجد کا سکن بنیاد رکھا اور اس موقع پر تقریب سے مولانا زاہد الرشدی، مولانا حافظ سرفراز احمد، مولانا حافظ محمد اکرم، جتاب، اکٹھر غلام محمد اور دیگر حضرات نے خطاب کیا جبکہ توئی اسٹبلی کے رکن ربانیزیر احمد اور صوبائی اسٹبلی کے رکن چودھری شمشاد احمد خان نے بھی شرکت کی اور علاقہ بھر سے علماء کرام اور دینی احباب کی ایک بڑی تعداد اس تقریب میں شریک ہوئی۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے اس موقع پر جو خطاب فرمایا، جامعہ اسلامیہ کے معمتم مولانا عبد الرؤوف فاروقی نے اسے قلبند کیا ہے اور ان کی رپورٹ کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادوارہ)

بعد الحمد والصلوٰۃ!

یہ ہم سب کی خوش بختی ہے کہ ہم ایک ایسی تقریب میں جمع ہیں جو ایک مسجد کے سکن بنیاد کے لیے منعقد ہو رہی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک دینی ادارہ قائم ہے جہاں حفظ قرآن مجید کے علاوہ علوم دینیہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اور طلباً یہاں موجود ہیں جو اپنے استاذہ سے دین کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اب اس ادارے کے ساتھ ایک مسجد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے تا کہ وہاں یا جماعت نمازوں کا بھی اہتمام ہو اور دین حق کی تبلیغ و اشاعت کا بھی کام ہو۔ مسجد دراصل عالمہ المسلمين کے لیے قرآن و سنت اور آثار صحابہؓ سے حاصل ہونے والے دین اور اس کے احکام کی تبلیغ کا مرکز ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے آخری رسول حضرت محمد مطہریؑ کی سنت سے لوگوں کو روشناس کر لیا جاتا ہے اور معاشرے میں شرک، بدعات، برے اخلاق اور بے دینی کے جو کام اور رسوم و رواج پھیل رہے ہوتے ہیں مسجد سے ان کو ختم کرنے کے لیے مسلمان عوام کی ذہن سازی کی جاتی ہے اور اسی لیے مسجد کو مسلمانوں کے معاشرے میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

دنیا میں چار مساجد آج بھی الگی موجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام کے ہاتھوں تعمیر کر لیا۔ ان میں سے پہلی مسجد، مسجد حرام ہے۔ مسجد حرام کو "بیت اللہ" کا گھر کہا گیا ہے۔ اسے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کیا۔ لیکن طوفان نوحؓ میں اس کی عمارت بالی نہ رہی تو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی طرف من کر کے نمازوں ادا کرتے اور اپنے یہاں کی مساجد کا رخ اسی طرف کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ان اول بیت و وضع للناس للذی بیکتہ مبارکاً" وہنی لل تعالیٰ میں "بے شک پہلا گھر ہو تمام انسانوں کے لیے (قبلہ عبادت) ہیا گیا، وہی ہے جو کہ مکرمہ میں ہے۔ مبارک اور سب جانوں کے لیے ہدایت کا مرکز ہے۔ یہ مسجد آج بھی موجود ہے بلکہ یہی اس دنیا کے قیام کا سبب ہے۔ دوسری مسجد، مسجد اقصیٰ ہے۔ یہ بھی پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھوں تعمیر ہوئی اور پھر حضرت واوہ علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذریعہ اس کی جدید تعمیر کرائی گئی۔ اس کو قبلہ اول کہتے ہیں اور یہ مسجد بھی آج موجود ہے۔

تیسرا مسجد، مسجد قبۃ ہے۔ جب رسول اللہ مطہریؑ ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف تشریف لائے تو مدینہ کی آبادی میں داخل ہونے سے پہلے آپؐ نے مدینہ کے مضافات میں قیام فرمایا۔ یہاں آپؐ نے ایک مسجد کی تعمیر کی اس کا نام مسجد قبۃ ہے۔ آپؐ نے خود اس کی تعمیر میں حصہ لیا اور یہ مسجد بھی آج تک موجود ہے۔

چوتھی مسجد، مسجد نبوی شریف ہے۔ حدیث شریف کی کتبیوں میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ نبی کریم مطہریؑ نہست پہنچنے تو آپؐ اونٹی پر سوار تھے۔ آپؐ کی اونٹی جہاں آکر اللہ کے حکم سے بیٹھ گئی دیں بعد میں مسجد تعمیر کی گئی۔ اس موقع پر تو آپؐ حضرت ابو ایوب انصاریؑ کے گھر مہمان ہوئے اور یہاں کئی ماہ قیام فرمایا۔ لیکن آپؐ کی تبعیت میں ایک اضطراب سارا۔ اسے حضرت ابو ایوبؑ نے محسوس کیا تو عرض کیا جافت؟ کیا آپؐ کی مہمان نوازی میں ہم سے کوئی کوتاہی ہو رہی ہے کہ گھر کے لئے مختار ہوں اور چاہتا ہوں کہ مسجد تعمیر کی جائے۔ چنانچہ زمین کا وہ مکارا جس پر پہلے روز اونٹی آکر بیٹھی تھی، مسجد کے لیے پسند کیا گیا۔ یہ دو یتیم بچوں کی ملکیت تھا۔ انہوں نے بخوبی اسے مسجد کے لیے وقف کر دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لیکن آپؐ نے اس خیال سے قول نہ فرمایا کہ بعد میں کوئی یہ نہ کے کہ تبلیغ۔

تین بچوں سے بلا محاوضہ زمین لے لی گئی اور اس طرح ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم اس کو قیح "خریدیں گے۔ اس کی قیمت دس درہم ملے ہوئی جو حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے ذاتی مال میں سے ادا کی اور اپنی طرف سے اسے مسجد کے لیے وقف کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تعمیر کے لیے پلا پتھر اپنے ہاتھوں سے رکھ کر تعمیر کا آغاز کیا اور تعمیر میں برادر بذات خود صحابہ کرام کے ساتھ شریک رہے۔ یہ مسجد نبی کملاتی ہے۔ بس یہی چار مساجد ہیں جو انبیاء کے ہاتھوں تعمیر ہوئیں اور آج تک موجود ہیں۔

مسلمان جب کوئی مسجد تعمیر کرتے ہیں تو ان انبیاء کرام اور خصوصاً "خاتم النبین" حضرت محمد ﷺ کے اتباع میں ہی اس کام کو سراجامدیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مساجد تعمیر کرنے والوں کے اوصاف بیان کیے ہیں اور اس کام کو ایمان و اعمال صالح کی دلیل قرار دیا ہے کہ جو مسلمان اللہ تعالیٰ کا گھر تعمیر کرتے اور اس کے دین کی تبلیغ و اشاعت کے مراکز آباد کرتے ہیں، ان کا ایمان اور اعمال اللہ تعالیٰ کے ہیں معتبر اور قبول ہیں۔

آج اس دنیٰ درسگاہ کے ساتھ اسی طرح ایک مسجد کی تعمیر کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ میں اب بست کمزور ہو گیا ہوں۔ میرے لیے المحتوا میٹھنا اور چنان پھرنا دشوار ہو گیا ہے لیکن جب مولانا فاروقی صاحب نے مجھے مسجد کا سٹک بنیاد رکھنے کے لیے کہا، میں دیے بھی ان جیسے علماء سے محبت کرتا ہوں جو علماء دینیوں کے مطابق دین کی خدمت میں معروف ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لال سنّت و الجماعت کی بر صیر میں نمائندہ اور اسلام کی ترجیح جماعت علماء دینیوں کی جماعت ہی ہے۔ لہذا جو علماء اس کے ساتھ وابست ہیں اور اپنی زندگی دین کے لیے خرچ کر رہے ہیں میں ان کی دل سے قادر کرتا ہوں۔ تو جب مولانا فاروقی صاحب نے مجھے سٹک بنیاد کی تقریب میں شریک ہونے کے لیے کہا، یہاری اور کمزوری کے باوجود میں نے اس تقریب میں شریک ہونے کا وعدہ کر لیا کیونکہ آخری عمر میں اس طرح کے باہر کت کاموں میں شریک ہونے کی اللہ تعالیٰ سعادت فرمادے تو اس کی بست بڑی عطا یت ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس وعدہ کے مطابق مجھے یہاں شریک ہونے کی توفیق بھی حکم اپنے فضل و کرم سے دے دی۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی شرکت قبول فرمائے اور اس مدرسہ جامعہ اسلامیہ کو مزید ترقی دے اور مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں اپنے خصوصی خزانوں سے وسائل نصیب فرمائے۔

اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سب بحضرات کو صحت کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ اس مدرسہ کی تعمیر و ترقی، مسجد کی تعمیر اور جامعہ اسلامیہ کے ذریعہ ہونے والے دینی تعلیم کے کام میں زیادہ سے زیادہ مالی تعاون بھی کریں اور مولانا فاروقی صاحب کے ساتھ اس کام میں ساتھی بن کر ہاتھ ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اور دوسرا صحت یہ ہے کہ علماء لال سنّت و الجماعت، علماء دینیوں کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ رکھیں اور تمام علماء دینیوں کی جماعتوں پر مشتمل جو جماعت مجلس عمل علماء اسلام کے ہام سے ملک میں کام کر رہی ہے اس کو کامیاب ہانے کے لیے کوشش کریں تا کہ توحید، سنت، آثار صحابہ اور فقہ اسلامی کی تبلیغ ہو سکے۔

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد شدائے اسلام کی تعمیر کو آسان ہانے۔ اس مدرسہ جامعہ اسلامیہ کو دن دو گنی رات چو گنی ترقی دے اور ان کو تو دینی رست کی تبلیغ و اشاعت کا عظیم مرکز بنائے۔ آمين۔

## الشرعیہ کے بارے میں ایک ضروری اعلان

الشرعیہ ملک بھر میں بہت سے احباب کی خدمت میں اعزازی طور پر بھولیا جاتا رہا ہے اور زیر نظر شمارہ سمیت سال روائی کے تین شمارے بھی بھجوائے گئے ہیں لیکن اول میں اس سلسلہ کو مزید جاری رکھنے کا متحمل نہیں ہے اس لیے اعلان کیا جا رہا ہے کہ چند مخصوص اور محدود شخصیات کے علاوہ آئندہ کسی کو الشریعہ اعزازی طور پر نہیں بھولیا جائے گا۔ اگر آپ الشریعہ کا مطالعہ جاری رکھنا چاہتے ہیں تو سالانہ زر خریداری مبلغ حصہ روپے بذریعہ منی آرڈر حافظ محمد غفار خان ناصر ایڈیشن پر پدرہ روزہ الشریعہ مرکزی جامع مسجد (پوسٹ بکس ۳۲۱) گوجرانوالہ کے ہام اسال کر دیں یا لامعاو نہ پرچہ حاصل کرنے کی مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کر لیں۔

☆ کم از کم پانچ سالانہ خریدار مہیا کر دیں ☆ اپنے حلقہ میں ایجنسی قائم کر دیں جو کم از کم پانچ پر چوں پر جاری کی جائے گی۔

☆ کم از کم چھ سو روپے کا اشتخار (نصف اندر و فی عام صفحہ) مہیا کر دیں۔

اس کے علاوہ کسی دوست کو بلا معاو نہ پرچہ ارسال نہیں کیا جائے گا اور ۶۲۶۴ کا شمارہ صرف ان حضرات کو بھولیا جائے گا جن کی تحریری اطلاع ۱۰ افروری (اوارہ) تک موصول ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مولانا صوفی عبد الحمید سواتی

## حضرت لقمانؑ کی حکیمانہ باتیں

حکمت کی ایک عام تعریف اس طرح بھی کی جاتی ہے من انقدر العلم والعمل بقدر طاقتہ یعنی حکیم وہ شخص ہے جس نے اپنے علم اور عمل دونوں کو پختہ کر لیا۔ وانشور وہی آدمی ہوگا جس کے علم کے ساتھ عمل بھی ہو۔ وگرنے بے عمل آدمی حکیم نہیں ہو سکتا۔ برعکس اللہ تعالیٰ نے یہ حکمت یعنی فرم و فراست، دامائی اور علمندی حضرت لقمانؑ کو وافر مقدار میں عطا فرمائی تھی، جن کا ذکر تمام مفسرین، مورخین اور وانشور کرتے ہیں۔ ان کی عجیب و غریب مثالیں اور حکمت کی بآں ان کے حیفہ میں موجود ہیں۔

لام بیضاویؑ اور بعض دوسرے مفسرین نے اس کو نقل کیا ہے کہ ایک موقع پر حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت لقمانؑ سے کماکر بکری ذبح کر کے اس کے گوشت کا بترن حصہ میرے پاس لاو۔ آپ نے قیل حکم کی، بکری ذبح کی اور اس کا دل اور زبان حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کچھ وقہ کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نے پھر حکم دیا کہ ایک بکری ذبح کرو اور اس کے گوشت کا بترن حصہ میرے پاس لاو۔ حضرت لقمانؑ نے بکری ذبح کی اور دوسرا وفعہ بھی دل اور زبان کا گوشت میں پیش کیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ تم نے بترن اور بترن چیزوں میں دل اور زبان کوئی کیسے تسلیم کیا؟ کتنے لگے، حضرت! اگر انسان کا دل اور زبان درست ہے تو اس سے پاکیزہ چیز اسلامی جسم میں اور کوئی نہیں۔ اور اگر یہ دونوں خراب ہو جائیں تو پھر ان سے بری چیز بھی کوئی نہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر قلب میں نور ایمان ہے، توحید اور سیکھ کی باتیں ہیں اور زبان سے بھی اچھی باتیں ادا ہو رہی ہیں تو پھر ان دونوں سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور اگر دل میں کفر، شرک، کینہ، بغض، عتلہ اور نفاق ہے اور زبان سے بُش کلائی ہوتی ہے تو ان سے بڑھ کر بری چیز بھی کوئی نہیں، غرضیکہ لقمانؑ نے یہ نہایت ہی حکیمانہ بات کی۔

مولانا راویؑ نے یہ حکایت اپنی مشنوی میں بیان کی ہے کہ حضرت لقمانؑ غلام تھے۔ آپ کے آقانے بعض دوسرے غلاموں کے ہمراہ آپ کو اپنے باغ کی حفاظت پر مأمور کیا۔ اس دوران باقی غلام تو باغ سے پھل توڑ توڑ کر کھاتے رہے۔ مگر حضرت لقمانؑ نے بالکل کچھ نہ کھایا کیونکہ وہ اسے امانت میں خیانت بھختے تھے۔ ایک موقع پر آقا باغ میں آیا تو اسے پھل کا کچھ گرا پڑا حصہ ملا۔ دریافت کرنے پر باقی غلاموں نے کماکر یہ پھل لقمانؑ نے توڑ کر کھایا ہے۔ جب آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے کہا، آقا! آپ ہم سب خادموں کو گرم پانی پلا کر دوڑنے کا حکم دیں تو آپ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ سب نے قے کی جس سے کھائے ہوئے پھل کی نثانیہ ہو گئی۔ صرف لقمانؑ کی قے ایسی تھی جس میں سے پانی کے سوا کچھ برآمدہ ہوا، اور مالک کو پہل گیا کہ سارے غلاموں میں سے صرف آپ ہی المانڈار ہیں۔

مشہور ہے کہ لقمان نے کماکہ میں نے بہت سے عبیوں کی زیارت کی ہے۔ بنی اسرائیل کے دور میں انبیاء کثرت سے آتے تھے اور خود لقمانؑ کی عمر بھی ایک ہزار سال تھی لہذا ان کی بہت سے انبیاء سے ملاقات بعید از قیاس نہیں۔ فرماتے ہیں کہ ان انبیاء کے اقوال میں سے میں نے آٹھ باتوں کو خوب یاد کیا ہے اور وہ یہ ہیں (۱) اگر تم نماز کی حالت میں ہو تو دل کی حفاظت کرو۔ (۲) اگر کھانے پر بیٹھے ہو تو طلق کی حفاظت کرو اور ضرورت سے زیادہ نہ کھاؤ۔ (۳) اگر کسی غیر کے گھر میں جانا ہو تو آنکھوں کی حفاظت کرو۔ (۴) اگر لوگوں کے درمیان بیٹھے ہو تو زبان کی حفاظت کرو۔ (۵) ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو۔ (۶) ہر وقت موت کو یاد رکھو۔ (۷) کسی اپنے یا غیر کے ساتھ احسان کرو تو بھول جاؤ۔ (۸) جو تیرے ساتھ برلنی کا سلوک کرے، اس کو بھی بھول جاؤ اور کسی کے سامنے تذکرہ نہ کرو۔

کسی نے حضرت لقمانؑ سے پوچھا، حضرت! آپ اس مرتبہ تک کیسے پہنچے کہ اللہ نے آپ کو ہر ہی فرم و فراست عطا کی ہے۔ فرمایا (۱) اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے (۲) امانت کی ادائیگی کی وجہ سے (۳) حج بولنے سے (۴) لایعنی باتوں کے ترک سے

پھر کسی نے پوچھا، لقمانؑ! تم فلاں خاندان کے غلام تھے، تم میں فرم و فراست، علمندی، وانشوری اور فرزائیگی کیسے آئی؟ اس کو لام ابن کثیرؓ نے بھی اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ حضرت لقمانؑ نے فرمایا کہ مجھے یہ چیزیں اس وجہ سے حاصل ہوئی ہیں کہ میں نے (۱) نہ کوئی بیش نیچا رکھا ہے۔ (۲) زبان کو فضول باتوں سے روکا ہے۔ (۳) خواراک کو صحیح بنایا ہے۔ (۴) اپنے ہاتھوں کی حفاظت کی ہے۔ (۵) حج بولا ہے۔ (۶) عمد کو پورا کیا ہے۔ (۷) مسمان کی عزت کی ہے۔ (۸) پڑوی کی حفاظت کی ہے۔ (۹) لایعنی چیزوں کو ترک کیا ہے۔

مولانا زاہد الرشیدی

## اعمال کی سزا و جزا کا اسلامی تصور

مولانا زاہد الرشیدی کا سالانہ سال سے معمول ہے کہ رمضان المبارک کے آخری جمع کو نماز جمکرے بعد جامد قاسمی قاسم ناذن گورنوار میں قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔ اس سال کے درس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ (ادارہ)

بعد الحمد والصلوٰۃ!

محترم بزرگ اور دوستو! میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء کی ایک آیت (نمبر ۲۳) تلاوت کی ہے جس کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ اس میں اعمال کی سزا و جزا کے حوالہ سے مشرکین نکہ اور اہل کتاب کے خیالات کا رد کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ اصول بیان فرمایا ہے کہ عمل کے بدلے کے بارے میں نہ تو مشرکین کی آرزوں میں پوری ہوں گی اور نہ اہل کتاب کی آرزوں کا لحاظ رکھا جائے گا بلکہ جو شخص بھی کوئی برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا اور ہر شخص کو اپنے اعمال کی سزا خود بھکتنا ہو گی۔

اہل کتاب میں سے یہود کا کہنا یہ تھا کہ وہ خدا کے پیارے ہیں، پلے انہوں نے حضرت عزیز علیہ السلام کے بارے میں کہا کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ پھر آہست آہست اس بات پر آگئے کہ نحن ابناء اللہ واحبیاء "ہم خود خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔" ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ہم انبیاء کرام کی اولاد ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ ہمیں جنم میں نہیں بھیجن گے اور اگر کوئی ضابط پورا کرنے کے لیے بھیجا بھی گیا تو کتنی کے چند دن ہم جنم میں رہیں گے اور پھر یہ شہیث کے لیے جنت میں چلے جائیں گے۔ انہیں اس بات پر محمدؐ تھا کہ وہ انبیاء کرام علم السلام کی اولاد ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو کہا جاتا ہے جن کی نسل میں بڑی تعداد میں پیغمبر آئے اور چار بڑی اسلامی کتابوں میں سے تین یعنی تورات، زیور اور انجیل بھی انہی کی اولاد میں نازل ہوئے۔ اس لیے ہمیں اسرائیل اس خوش فہمی کا شکار ہو گئے کہ اس بڑی نسبت کی وجہ سے وہ جنم سے فتح جائیں گے اور انہیں بد اعمالیوں کی کوئی بڑی سزا نہیں بھکتنا پڑے گی۔ دوسری طرف یہ مسائیوں نے کفارے کا عقیدہ اختیار کر لیا کہ ہر انسان پیدائشی گنہ کار ہے اس لیے وہ نہ تو گناہ سے فتح سکتا ہے اور نہ ہی اس سے پاک ہو سکتا ہے البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ مسائیوں کے بقول سولی پر چڑھ گئے اور انہوں نے اس طرح نسل انسانی کے گناہوں کا کفارہ ادا کر دیا ہے۔ اب ہر شخص صلب کے سامنے میں آجائے گا یعنی یہ مسائی ہو جائے گا وہ اس کفارہ میں شمولیت کا مستحق ہو گا اور اس کی برکت سے گناہوں سے پاک ہو جائے گا اور ہر شخص اس دائرہ میں نہیں آئے گا وہ جیسا گز کا پیدا ہوا ہے وہاں ہی گنہ کار مر جائے گا اور اسے گناہوں سے کسی صورت میں نجات حاصل نہیں ہو گی۔ اب انہیں دیکھئے کہ انہوں نے اپنے گناہوں کے عومن اللہ تعالیٰ کے مضموم پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا کہ گناہ یہ کریں اور سزا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھکتیں۔ عیاشیان کلشن کرے اور سولی پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سولی چڑھے ہیں اور جائیں۔ دویسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سولی پر چڑھنے کا عقیدہ یہ مسائیوں کا ہے، ہمارا نہیں ہے اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ سولی چڑھے ہیں اور نہ اب تک ان پر موت وارد ہوئی ہے وہ زندہ آسمانوں پر اخالیے گئے تھے، اب بھی زندہ ہیں اور قیامت سے پلے دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے مگر یہ مسائیوں کے عقیدے کی دادیں کہ اپنے گناہوں کی سزا پیغمبر کو دے رہے ہیں اور حضرت عیسیٰ کو سولی پر چڑھا کر خوش ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ بن گئے ہیں۔

تیری طرف مشرکین نکہ کو اس بات کا یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ مرنے کے بعد بھی کوئی زندگی ہے۔ وہ بار بار پوچھتے تھے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے، خاک میں مل جائیں گے، راکھ بن جائیں گے تو پھر دوبارہ کیسے اخراجے جائیں گے؟ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے متعدد مقالات پر مشرکین کے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ جس ذات نے تمہیں پلے پیدا کیا ہے اور پانی کے ایک قطرے سے تمہارا وجود بنتا ہے بلکہ عدم سے وجود میں لایا ہے اس کے لیے دوبارہ اخراجاً مشکل نہیں ہے، جو پلے پیدا کر سکتا ہے وہ دوبارہ بھی تمہارے بکھرے ہوئے اجزاء کو مجتمع کر کے زندگی دے سکتا ہے حتیٰ کہ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ افعینا بالخلق الاول "کیا ہم پلے بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں؟" تو مشرکین کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی کہ مرنے کے بعد دوبارہ جی اختنے کی کوئی حقیقت نہیں ہے اس لیے زندگی یہی دنیا کی زندگی ہے اس میں جو کچھ کر سکتے ہو کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے ان تینوں فلسفوں کو رد کیا ہے اور جایا ہے کہ نہ کسی نسبت کی وجہ سے گناہوں سے پچھکارا ملے گا، نہ کسی دوسرے کا کوئی کفارہ کام آئے گا اور نہ ہی موت کی وجہ سے کوئی انسان اپنی بد اعمالیوں کی سزا سے فتح کے گا بلکہ ہر شخص کو اپنے اعمال کی جزا اور

سزا کے مرحلے سے گزرتا ہو گا اور جس شخص نے بھی کوئی برآ کام کی اسے اس کا بدله مل کر رہے گا، حدیث میں آتا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک موقع پر اپنی پھوپھی حضرت صفتیہؓ اپنے پچھا حضرت عباسؓ اور اپنی سب سے لاذیل بیٹی حضرت فاطمہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس خیال میں نہ رہنا کہ رسول اللہ سے تعلق داری ہے، لہذا کچھ نہیں کما جائے گا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی کام آئے گی اس لیے ایسے اعمال کرتے رہنا جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا باعث بنتے ہیں اب ظاہریات ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلق داری کام نہیں آئے گی تو اس دنیا میں اس سے بڑی اور کوئی نسبت نہیں ہے جس کے بارے میں انسان خوش فہمی کا شکار ہو کہ اس نسبت کی وجہ سے اسے کچھ نہیں کما جائے گا۔

یہاں ایک اور بات بھی کہتا چلتا ہوں کہ اعمال کی سزا و جزا کے بارے میں یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین کے کے ان عقائد اور فلسفوں پر اس لحاظ سے بھی نظر ڈال لجھے کہ یہ تینوں ظنے انسانی معاشرہ میں جرائم کی حوصلہ افزائی کرنے والے ہیں اور ان میں سے کوئی ایک فلسفہ بھی ایسا نہیں ہے جو انسانی سوسائٹی کو جرم اور گناہ سے پاک کرنے کی ترغیب دیتا ہو اور انسان کو گناہ اور جرم سے روکتا ہو۔ جب ایک شخص کا عقیدہ یہ ہے بن جائے کہ وہ نبیوں کی اولاد ہے اور یہ نسبت اسے جنت میں لے جائے گی اور اسے اپنے گناہوں کی کوئی بڑی سزا نہیں بھکھتا پڑے گی تو وہ گناہ سے کیوں کھرباز آئے گا؟ اس کے لیے تو گناہ سرے سے گناہ ہی نہیں رہے گا اور وہ پوری بے ٹکری کے ساتھ اپنی بے کام خواہشات کی تحریک کرتا رہے گا۔ اسی طرح جب کسی شخص کا عقیدہ یہ ہو جائے کہ وہ جو گناہ بھی کرے گا حضرت عیینی علیہ السلام اس کی طرف سے کفارہ دے گئے ہیں اور وہ اس کفارہ کی وجہ سے پاک ہو جائے گا تو اس شخص کو گناہ اور جرم سے کون سی قوت روکے گی؟ بلکہ وہ تو بے درہ ک ہو کر بڑے سے بڑا گناہ اور بڑے سے بڑا جرم کر گزرے گا اور پھر ملیٹ گلے میں پھاکر مطمئن ہو جائے گا کہ میں اس کی وجہ سے اپنے جرم اور کفارہ کی سزا سے محفوظ ہو گیا ہوں۔ اسی طرح جو شخص سرے سے سزا و جزا کے عقیدہ کو ہی نہیں مانتا اور اس کا ذہن یہ بن گیا ہے کہ یہی دنیا سب کچھ ہے اس کے بعد کچھ نہیں ہے تو وہ اس دنیا میں زندگی کی بہتر سے بہتر سوتیں حاصل کرنے کے لیے کیا کچھ نہیں کرے گا؟ اور پھر حلال و حرام اور جائز و ناجائز کے کون سے فرق کا وہ لحاظ کرے گا۔ اس لیے اسلام کا عقیدہ ہی صرف ایسا عقیدہ ہے جو انسان کے دل میں نہ صرف خدا کا خوف پیدا کرتا ہے بلکہ اپنے اعمال کی جوبلدی اور حساب کتاب کے لیے انسان کو ذاتی طور پر تیار کرتا ہے جس کی وجہ سے حلال و حرام کا فرق ذہن میں ابھرتا ہے اور انسان جائز و ناجائز کے کسی دائرے کو قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے اور یہی ایک وقت ہے جو اس دنیا میں بھی انسانی معاشرے کو جرائم اور گناہوں سے پاک کر سکتی ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے کر لجھے کہ یہی آیت کریمہ جب نازل ہوئی اور اس میں یہ جملہ گیا کہ من یعمل سوءاً یجز بہ ”جس نے بھی کوئی براعمل کیا اس کا بدله ضرور دیا جائے گا“ تو حضرات مخلبہ کرامؓ پریشان ہو گئے حتیٰ کہ حضرت صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ مجھ پر یہ آیت سن کر ایسی کیفیت طاری ہوئی جیسے میری کمر ثبوت گئی ہو۔ مسند احمدؓ کی روایت کے مطابق حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے میرے چہرے سے میری اس پر شکل اور اضطراب کو بھانپ لیا اور دریافت فرمایا کہ مالک یا ابابکر؟ ”ابو بکر! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟“ میں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے جو آیت کریمہ سنائی ہے اس کی وجہ سے میری یہ حالت ہو گئی ہے کہ جب ہر عمل کا بدله ضرور دیا جائے گا تو تمہاری بہت غلطیاں تو ہر انسان سے ہوتی رہتی ہیں پھر ہم میں سے کون پچ سکے گا؟ اس پر جناب نبی اکرم ﷺ نے یہ کہ کر حضرت ابو بکرؓ کو تسلی دی کہ ہر عمل کا بدله آخرت میں ضروری نہیں ہے بلکہ کچھ اعمال کا بدله اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور مومن کو اس دنیا میں جو تکلیف بھی پہنچتی ہے خواہ وہ ذاتی انتہت ہو، ملی پر شکل ہو یا بدلی تکلیف ہو حتیٰ کہ اس کے پاؤں میں کائنات بھی چھے جائے تو یہ اس کے کسی نہ کسی گناہ کا کفارہ ہیں جاتی ہے۔

”حضرات محترم! یہ ہے اس آیت کریمہ کا مختصر مضمون ہو میں نے عرض کیا ہے وہا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اعمال کی اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آئمہ یا رب العالمین

### جمعیت علماء اسلام گو جرانوالہ کے زیر اہتمام اور انتظامیہ مرکزی جامع مسجد گو جرانوالہ کے تعاون سے

پندرہ سال سے غریب عوام کی بھی خدمات سراجِ احمد دے رہی ہے اور ہزاروں مریض بفضل اللہ تعالیٰ اب تک ہو میو فری ڈسپنسری سحت یا بہو پچے ہیں۔ مریضوں سے پرچی فیں صرف درود پے یومیہ دسول کی جاتی ہے اور دوائی بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہے۔ ڈسپنسری کے سالانہ اخراجات تقریباً ۱۰۰ ہزار روپے ہیں جو مقام اور مختیہ دستوں کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں اور کسی قسم کی سرکاری یا یادی دنی امدادوں میں شامل نہیں ہوتی اس لیے احباب سے بھر پور تعاون کی درخواست ہے۔ ڈسپنسری کے اوقات ۷:۳۰ ہجے سے دوپہر ایک ہجے تک شام عصر سے مغرب تک ہیں۔

انجمن: میو فری ڈسپنسری اکٹھ غلام محمد قشیدی (آر۔ ایم۔ پی) — ہو سوڈاکٹر محمد قاسم نسیاء (ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ایس) (آر۔ ایم۔ پی)

## حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا اعزاز

عالم اسلام کے معروف علم وین حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی المعروف علی میاں کو ان کی دینی خدمات کے سطے میں ایک عالی ایوارڈ دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ دینی کے انتر نیشنل قرآن ایوارڈ کے لیے مولانا ندوی کا انتخاب کیا گیا ہے اور دینی کے ولی عمد نے حال ہی میں خود بھارت جا کر مولانا ندوی کو ایوارڈ اور انعامی رقم دی۔ خلیج نامم کی تازہ اشاعت کے مطابق مولانا ابوالحسن علی ندوی نے گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران بر صیرپاک وہندہ میں اسلام کی خدمت کی ہے جس کے باعث دنیا بھر میں ان کا ہاتھ پہنچانا جاتا ہے اور وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے ایک بزرگ رہنمایی حیثیت رکھتے ہیں۔ اخبار کے مطابق انہی خدمات کے عومن ۱۹۹۰ء میں مولانا ندوی کو سعودی عرب کا شاہ فیصل انتر نیشنل ایوارڈ دیا گیا تھا تمہریم فیصل ایوارڈ کے ساتھ ملنے والی لاکھوں روپیاں کی خطیر رقم مولانا نے افغانستان کے مجاہدین کے لیے عظیمہ کے طور پر دے دی تھی جو اس وقت روپیے سے برسر پکار تھے۔ گزشتہ روز بھی جب ایک پروقار تقریب میں مولانا ندوی کو دینی کے ولی عمد نے ایوارڈ اور انعامی رقم دی تو انہوں نے اسی وقت اس رقم کو ہندوستان کے دینی اداروں کے لیے وقف کرنے کا اعلان کیا۔ ("الہل" "اسلام آباد")

### یہودیوں کے خلاف عیسائی تنظیم کا اعلان جنگ

برطانیہ کی مشہور پولیس فورس سکات لینڈنڈ یارڈ نے برطانوی حکومت اور اسرائیل کے حکام کو ایک خفیہ رپورٹ کے ذریعہ خبردار کیا ہے کہ یورپ میں عیسائیوں کی ایک انتہاپند اور بیخیار پرست تنظیم جس کا نام "روز محشر کے بارے میں عیسائیوں کے خدشات" کے عن قریب دنیا بھر میں یہودیوں اور خصوصاً "اسرائیلی پاشندوں کو زبردست وہشت گردی کا نشانہ بنانے کے ایک خطرناک منصوبہ پر عمل درآمد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ عیسائیوں کی یہ تنظیم انتہائی خطرناک ہے اور وہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے یہودیوں کی جان و مل کو زیادہ سے زیادہ گزند پہنچانا کارثو اور عبادات کا بینیادی حصہ تصور کرتی ہے۔ قائل تشویش امریہ ہے کہ یہ انتہاپند تنظیم عوامی سطح پر بذریعہ مقبول ہو رہی ہے اور اس کے اراکین کی تعداد میں بڑی سرعت سے اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ تنظیم یہودیوں کو فساد کی جزا اور اس کے میں الاقوایی بڑتے ہوئے اثر و نفعہ کو عالی امن کے لیے تکمیل خطرہ تصور کرتی ہے اور وہ ہر جگہ سوتیت کی بھیجتی جائز بھجتی ہے۔ اس امر کا انکشاف برطانیہ کے مقتدر قوی اخبار سنٹرے نائمز نے اپنی ایک خصوصی رپورٹ میں کیا ہے۔ سکات لینڈنڈ یارڈ نے برطانوی اور اسرائیلی حکومتوں پر واضح کیا ہے کہ "روز محشر کے بارے میں عیسائیوں کے خدشات" نامی اس تنظیم کے عزائم انتہائی خطرناک ہیں اور اسے (تنظیم) کو دیوانے کی جرم بھج کر نظر انداز کرنا اسرا ایک حلقہ ہو گی کیونکہ سکات لینڈنڈ کے پاس محسوس شادوت موجود ہے کہ یہودیوں کے جانی دشمن یہ لوگ اپنے "یہودی کش" میں کے سطے میں سمجھیدے ہیں۔ سکات لینڈنڈ یارڈ کے حوالے سے سنٹرے نائمز کو فراہم کردہ تفصیلات کے مطابق اس انتہاپند تنظیم کا سربراہ ۲۳ سالہ مومنی کم ملہے جو امریکی نژاد ہے۔ یہ خطرناک شخص آج کل لندن میں روپوش ہے۔ اور مشہور عالم برطانوی درس گاہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تحقیق کا طالب علم بھی رہ چکا ہے۔ مومنی اسرائیل میں وسیع یہاں پر قتل و غارت گری کا ارادہ رکھتا ہے اور خون آشام کارواں کے لیے اس نے اپنی تنظیم کے چند لوگوں کو رضامند کر لیا ہے۔ سکات لینڈنڈ یارڈ کے شعبہ انساد وہشت گردی کے اعلیٰ حکام نے اسرائیلی خفیہ ایجنٹی "موساد" کو خبردار کر دیا ہے کہ اس خطرناک گروہ کا نہ صرف اسرائیل کے اندر زیادہ سے زیادہ جانی اور مالی نقصان کرنے کا ارادہ ہے بلکہ یہوں ملک میں بھی یہودیوں کو ہر طرح سے اپنی دہشت گردی کا ہدف بنا کر اس کے منشور کا کلیدی حصہ ہے۔ سنٹرے نائمز کے مطابق سکات لینڈنڈ یارڈ کی بروقت اطلاع کے پیش نظر اسرائیلی حکومت نے گزشتہ روز چودہ افراد کو فوری طور پر اپنے ملک سے نکال دیا۔ ملک بدر کیے جانے والے ان چودہ افراد کے متعلق سکات لینڈنڈ یارڈ نے اسرائیلی حکومت کو جیاتا تھا کہ وہ کوئی کم طریکی یہودی دشمن تنظیم کے فعل اراکین ہیں اور اسرائیلی ہیں۔ اور اسرائیل میں ان کی موجودگی ملکی سالیت کے لیے خطرناک ہے۔ ملک کے بارے میں سنٹرے نائمز نے اعکشاف کیا ہے کہ یہ امر کی شہری شادی شدہ ہے اور اس کا نوسال کا ایک بیٹا ہے۔ اس کی بیوی ماریا بھی اس کی یہودیوں سے شدید نفرت میں برابر کی شریک ہے۔ ملک کا کہنا ہے کہ یہودیوں کو نیست و تابود کرنے کا مشن اے اللہ تعالیٰ نے سونپا ہے اور وہ اس "خدائی حکم" کو عملی جامد پرست نے میں کوئی کسر اٹھانیں رکھے گا۔ سنٹرے نائمز کے مطابق روز نامہ نوابے وقت لاہور۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۹ء

### صوبہ سرحد میں مسکنی طالبان تنظیم

صوبہ سرحد میں مسکنی طالبان تنظیم قائم ہو گئی ہے اور گزشتہ روز انہوں نے بھارتی گجرات میں عیسائیوں پر مظالم کے خلاف پشاور میں مظاہرہ کیا ہے۔ بی بی سی کے مطابق مسکنی طالبان نامی تنظیم کے اس مظاہرے کی قیادت جاوید پارا سمیت متعدد مسکنی راہنماؤں نے کی۔ انہوں نے امریکہ کو عیسائیوں کی عالی پر پا اور قرار دیتے ہوئے امریکی حکومت اور اقوام تھمہ سے اپنی کی کہ وہ بھارت میں اقلیتوں پر مظالم کا نوش لیتے ہوئے بھارت پر اقتصادی پابندیاں لگائے۔ پشاور میں مسکنی طالبان تنظیم گزشتہ اکتوبر میں مظفر عاصم پر آئی تھی اور اس کے رہنماؤں کا کہتا ہے کہ وہ افغانستان کی طالبان اسلامی تحریک کی کامیابی سے متاثر ہو کر اپنی تنظیم کو طالبان سے منسوب کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح

طالبان نے افغانستان میں امن بحال کر کے لوگوں کو مدد و ہب کی طرف راغب کیا اور سماجی برائیوں کی طرف جنگ کی اسی طرح ان کی بھی خواہش ہے کہ پاکستان کے عیسائی اپنے مدد و ہب کی طرف لوٹ آئیں اور سماجی برائیوں سے چھٹکارا حاصل کریں۔  
روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۷ جنوری ۱۹۹۹ء

## ترک فوج اور اسلام

ترک آری نے حکومت کی تشكیل میں یکور روایات قائم کرنے پر زور دیا ہے اور کہا ہے کہ اسلامی حکیم و روحانی کا ہر صورت میں راست روکا جائے گا۔ ۷ رائے  
ابلاغ کے مطابق ترک آری نے ”ورچوپارٹی“ کو ملک کی یکور روایات کے لیے خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس پارٹی کی حکومت کو کسی صورت قبول نہیں کیا جائے گا۔  
ترک جرنیلوں کی ایک رپورٹ کے مطابق ملک کے اندر اس صورت میں جسموریت کو اسچھام مل سکتا ہے جب یکور روایات کو نظر انداز کرنے والی جماعت کا راست روکا جائے گا۔  
دریں اشاء اسلامک پارٹی کو حکومت کی دعوت دینے کے خطرے کے پیش نظر کمی یکور روایات نے اتحاد پر رضامندی ظاہر کر دی ہے، تا کہ جلد از جلد حکومت تشكیل دے کر  
یاسی بحران پر قابو پیا جاسکے۔  
روزنامہ اوصاف اسلام آباد۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۹ء

## بھارت کی مسیحی مشنریاں

بھارتی وزیر داخلہ ایل کے ایڈولانی نے کہا ہے کہ یہودی ممالک سے ٹیکے کے طور پر بھارت آنے والی پیشتر قوم مسیحی مشنری اواروں کے ہاتھوں میں چلی جاتی ہیں۔ نی دہلی  
میں اخباری شاہزادوں سے گفتگو کرتے ہوئے ایڈولانی نے کہا کہ یہودی ملکوں سے آنے والا ۷۰ فیصد چدہ عیسائی مشنری اواروں کے لیے آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت میں کام  
کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں کو یہودی ملکوں سے عطیات و صول کرنے کے لیے حکومت سے منظوری لینے کے لیے خود کو جزو کرنا پڑے گا۔ ۷ رائے جنگ لاہور۔ ۱۳ جنوری ۱۹۹۹ء  
رفاهی ادارے یا جاسوسوں کی کمیں گاہیں؟

ہرات میں طالبان کے خفیہ ادارے کے ڈائریکٹر عبد القادر کے مطابق افغانستان میں جاسوسی کرنے والے ۵ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تفصیلات بتاتے ہوئے ملا عبد القادر  
نے کہا کہ یہ افراد فرانس کے فلاہی ادارے میں کام کرتے تھے اور پیش شیر میں احمد شاہ مسعود کے لیے جاسوسی کا کام کرتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے  
ہوئے پانچ افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے جب کہ ان کا سرفند فرار ہو گیا ہے۔  
روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۷ جنوری ۱۹۹۹ء

## انڈونیشیا میں مسلم عیسائی فسادات

انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان فسادات میں مزید ۷۲ افراد بلاک ہو گئے ہیں۔ حاشرہ علاقوں میں بعض ملکوں کے ٹو نصل خانوں کے  
عملے کو حفظ علاقوں میں پہنچایا جا رہا ہے۔ ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ وہ مختلف مذہبی گروہوں کے مابین فسادات میں ۷۲ افراد بلاک جنک ۱۰۰ سے زائد افراد از خی ہوئے ہیں۔ جگارہ  
میں حکام کا کہنا ہے کہ ملک کے مشرقی علاقے میں امیان کے جزیرے میں ۳۰ ملکان نذر آتش کیے گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ فسادات اس وقت شروع ہوئے جب کسی عیسائی یا ذر  
نے شراب نوشی کے بعد اسلام کے بارے میں تازبا کلمات کے۔ ہنگاموں میں دونوں فرقوں کے لوگ شامل ہیں۔  
روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۷ جنوری ۱۹۹۹ء

## کسووہ میں ۱۵ مسلمان شہید

کسووہ میں سرب فوج نے مسلمانوں کے خلاف ایک بڑی کارروائی میں کسووہ لبریشن آرمی سے وابستہ ۱۵ مسلمانوں کو شہید کر دیا ہے۔ سرب فوج نے دار الحکومت پر شنا  
کے جنوب میں شدید گولہ باری کر کے تین دیسات کو تباہ کر دیا۔ ۷ رائے جنگ لاہور۔ کہ سرب فوج علاقے پر بھاری توپ خانے سے زبردست گولہ باری کر رہی ہے۔ سرب فوج کی  
طرف سے مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی اس جارحیت کے بعد علاقے میں سخت کوٹی گی پیدا ہو گئی ہے۔  
روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۷ جنوری ۱۹۹۹ء

## امریکی پادریوں کا مطالبه

امریکی سماجی کارکنوں اور پادریوں کی ایک تحریم بیشتر ایسوی ایشن آف ایونچ یکلانے امریکی حکومت سے اپیل کی ہے کہ عیسائی مشنری اواروں، ایڈور کرز اور صحافیوں کا  
سی آئی اے کے جاسوسوں کے طور پر استعمال بند کیا جائے۔ تحریم نے اپنے سالان اجلاس میں منظور کردہ ایک قرار داد کے ذریعہ سی آئی اے کی طرف سے مشنری اواروں اور  
انسانی حقوق کے لیے بیدم کرنے والی این جی اوز کے کارکنوں کے علاوہ امریکی صحافیوں کو استعمال کرنے کی شدید مذمت کی ہے اور امریکی حکومت سے مطالبه کیا ہے کہ کاگریں کی  
سیکیت کمی براۓ اثملی جنس کے ذریعہ اس معلمہ کی باقاعدہ انگوڑی کروائی جائے اور مشنری اواروں، این جی اوز اور صحافیوں کو جاسوسوں کے طور پر استعمال کرنے کے خلاف  
پابندی لگائی جائے۔ تحریم نے اس سلسلے میں باقاعدہ قانون سازی کا مطالبه کیا ہے۔ قرار داویں کہا گیا ہے کہ ۱۹۷۰ء میں سی آئی اے نے حکومت کے سامنے اعتراض کیا تھا کہ وہ  
مشنری، ایڈور کرز اور صحافیوں کو استعمال کرتی ہے جس کے بعد ۱۹۷۶ء میں قانون سازی کے ذریعہ مشنریوں، ایڈور کرز اور صحافیوں کو سی آئی اے کا بجٹ بنا نے پر پابندی لگادی گئی  
تھی لیکن ۱۹۹۶ء کے بعد سے یہ شکایت دوبارہ پیدا ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے انسانیت اور انسانی حقوق کے لیے اصلی کام کرنے والوں کے لیے مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔

## اقضیدہ مدحیہ درشان حضرت شیخ الحدیث محمد سرفراز خان صدر مذکون

اور اس سلطے کو نہایت تک پہنچا دیا۔

(۷) فکان وجود الشیخ قذف بحق باطلہ فعلی  
بدماغہ فیدمغہ فادا ہو زاہق کلمہ  
گویا کہ شیخ کا وجود ہی باطل پر حق کی مار ہے۔ آپ نے باطل پر الی چوت لگائی  
کہ اس کا مغز نکال باہر کیا تو وہ بالکل مست گیا۔

(۸) او کانہ رابطہ لقذف الحق علی الباطل  
فیدمغہ دمغا فادا ہو زاہق کلمہ  
یا کویا باطل پر زو لگانے کے لیے خدا تعالیٰ کی طرف سے شیخ کا وجود حق کا زریعہ  
ہے سواس کا دامغ نکال باہر کیا اور وہ ہمیشہ کے لیے مست گیا۔

(۹) فما آتوا بجواب صحيح وقد مات اکثرهم  
بالحرثة والويل والبغض والشنا  
یہ لوگ شیخ کے رو کا کوئی صحیح جواب نہ دے سکے۔ ان میں سے اکثر حضرت  
وانسوں و بعض اور کینہ لے کر دنیا سے رخصت ہوئے۔

(۱۰) فیا له من شان لقد فاق اهل العصر آخرهم  
فقها حدیثا واترا لسلف کان او عملا  
میرے مددوچ کی کیا شان ہے کہ وہ اپنے سب اہل عصر علم فتنہ، علم حدیث،  
سلف صالحین کے آثار ہوں یا اعمال، فویت رکھتے ہیں۔

(۱۱) وفي علم وفي حلم وفي خلق وفي حسن  
وفي ادب وفي فرجى لضييف وفي صلة لارحاما  
وتحت علم، برباری، حسن ظلق، جمال صورت، شرعی اخلاق، مهان نوازی اور  
صلدر حرمی

(۱۲) وفي استعana بالصبر والورع والزهد والتقوى  
لشیخی الرفیع مثیلا یا صاحبی ما ترى  
مبر، احتیاط، استغفاء اور پر تیز گاری میں اے دوست، میرے عظیم شیخ کا ہمار  
دیکھنے نہ پائے گا۔

(۱) ولله حمد وافیا وموافیا قبل الثناء  
والسلام علی الرسول وصحبہ البررة النقی  
الله تعالیٰ کے لیے کامل اور مکمل حمد اور ثناء ہو۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ نیکو  
کاروں اور اصحاب تقویٰ پر سلام ہو۔

(۲) فان الشیخ محمد سرفراز صدر المولی  
کان قد احیی العلم والدرس والفضل والسنۃ  
نمی النہ ہمارے شیخ استاذ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صدر مذکون  
العالیٰ نے علم، تدریس، بزرگی اور سنت رسول اللہ ﷺ کو حیات نو بخشی۔

(۳) فو اللہ ما رایته ولعل ما رای هو فی عصره مثله  
فی جهد لدین اللہ فقط وفی المشقة والمحنة  
الله تعالیٰ جانتا ہے نہ میں نے اور شاید نہ آپ نے اپنے زمانہ میں اپنے جیسا  
ویکھا ہو کہ الله تعالیٰ کے دین میں جیسی کوشش، مشقت اور محنت آپ نے  
برداشت کی۔

(۴) وقد ابلی نفسه واهله وماله وحياته  
لخدمة الملة الحنفية السمعة البيضاء  
شیخ نے اپنے آپ، اہل وعیال، مل اور زندگی کو ملت حنفیہ جو کہ آسان  
اور واضح ہے، کے لیے واپر لگادیا۔

(۵) ومن صنعة الشیخ انه شد ردا" علی اهل الهوى  
يعنى الغلاة فى الدين من مرضى کان او حدنا  
شیخ کا ایک خاص تم کا عمل یہ ہے کہ انہوں نے گمراہ فرقوں پر سخت روکیا ہے  
یعنی ان لوگوں پر جنمیوں نے دین میں غلوسے کام لیا۔ کچھ تو اس دنیا سے چلے  
گئے اور کچھ ابھی باقی ہیں۔

(۶) بالغ الرد على اهل البدعة اجمع  
واکنع وابصع وابشع واقصى  
تم البدعت پر رد کرنے میں آپ نے ایک عجیب بالغ انداز اقتیار کیا

بات کی تصدیق کے لیے چاہئے کہ ان ایجادات کا مطالعہ کیا جائے جس میں آپ نے کسی پر مناقصہ کیا ہو یا از سرنو بحث کی ہو۔

(۲۰) فمبلاع التصنیف المنیف توحید رب العالمین له مع ابطال شرک اهل الشرک والکفر والبدعا آپ کی تصنیف کا اصل مقتضی اللہ تعالیٰ کی توحید ہے۔ اہل شرک، اہل کفر اور اہل بدعت کی گروہوں کا قلع قلع کرتا۔

(۲۱) ثم ما فيه تأييد لحق واحياء لسته قد اودع الله في ذاته ﷺ كل ما وصفها إلى ايجادات كومظرا عاماً لانا جس میں حق کی تائید اور آخرت ﷺ کی سنت کا احیاء ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات اقدس میں تمام وہ صفات رکھی ہیں جو آپ کے شایان شان ہیں۔

(۲۲) ثم اتباع سبيل المؤمنين من ائمتهم لا سيما امامنا الاعظم الذي في اجتهاد جوزاً پھر مومنین کے راستے اور طریقے کا اجتیحاد کرنا یعنی ان کے ائمہ کا خصوصاً "ہمارے امام اعظم ابو حیفہ" جو اجتہاد میں آگے بڑھ گئے۔

(۲۳) ثم الاهم له النصلب في اتباع مشائخنا لكونهم سلکوا طریقاً شارعاً وسعوا لها پھر آپ کا اہم مقدمہ اپنے مشائخ کے اتباع میں مغبوطی سے قائم رہتا ہے کہ "صراط مستقیم کے راہ ہو ہیں۔ اور اس کے لیے انہوں نے زندگی بھر کو شش کی۔

(۲۴) فاصابت له آراء فضل من اکابرہ فاختص منها دون غيره ان یکون لها آپ کی تصنیف پر آپ کو اپنے اکابر سے بہت عمدہ آراء وصول ہوئیں۔ دلو و حسین کی آراء جو آپ ہی کے ساتھ غائب ہیں۔

(۲۵) ستجد حقاً لما قيل في امام ابن حببل احمد صاحب السنة والصدق والصفا امام احمد بن حببل جو صاحب سنت اور صاحب صدق وصفا ہیں کے بارے میں کسی نے حق بات کی ہے۔

(۲۶) يحبه كل من كان تبعاً له ولدی محمد

(۲۷) وأكراماً وتحجيلاً وتحديثاً لنعمته وتعديلها وحساناً وابناء لذى القربي أصحاب فضل كاعزاز وآکرام، مستحقين كبرى ورعاً، اللہ کی نعمت کا اکتمار، عمل، یکی اور رشتہ داروں کو عطا کرنا ان سب اوصاف میں آپ فائق ہیں۔

(۲۸) وجرت وفود العلم من كل شرق وغرب بحضوره لتفسیر القرآن الذي كرامة الشيخ فيه قد ظهر أهل علم كقائلة شرق وغرب سے آپ کی خدمت میں تفسیر پڑھنے کے لیے جوچ ور جوچ آنا شروع ہوئے کہ تفسیر میں آپ کی ایک خاص کرامت سائے آئی۔

(۲۹) من ضبط آثار وحفظ اقوال وصحبة اخبار مع التلليل لها فلم ير ولم يسمع بهذا الطريق في اوائل الذين مضى لیتني مضبوط آثار اور محفوظ اقوال اور صحیح احادیث کو مسلسل پاحوالہ بیان کرنا کر اداکل میں اس قسم کا زلا اندزاد کیجئے اور نئے میں نہیں آیا۔

(۳۰) وصنف تصنيفاً عجيبة من محاضره في كل نوع من العلوم والفنون قد سبقها آپ نے اپنی خداوار صلاحیتوں اور روشن طبع سے ہر علم و فن میں عجیب و غریب تصنیف کیں۔

(۳۱) وما اطول تحريره الذي هو الحال من اذى احد فيها عجباً اى فرد هذا واحداً كان او امداً آپ کی کیا ہی طویل تحریر ہے جس میں کسی ایک کو بھی انتہ نہیں دی گئی۔ معلوم نہیں کہ آپ کا کام ایک فرد واحد کا یا پوری امت کا عمل ہے۔

(۳۲) ما ترى يا صاحبی من فطور في مولفه رجعت اليه البصر او كررته خستاً اے میرے مخاطب، آپ کی مولفات میں کوئی کی محسوس نہ کرے گا۔ ان پر نظر ہائی کر کے بار بار دیکھتے ہوئے تحکم جائے۔

(۳۳) وانه لم يزل بعلم رجال الحديث ميزاناً لسبقه فليظهر كمال الصدق لى في ما تعرض من بحث او نقدهما آپ رجال حدیث کے علم میں سبقت علمی کے باعث ایک معیار ہیں اور اس

فی شیخ عالم کبیر الذى لاستاده استجازه العلماء  
علم میں ایک اولیٰ شاگرد محمد عیسیٰ اپنے شیخ کے بارے میں کیا کہ سکتا ہے۔  
ایسے شیخ جن سے بڑے علماء نے حدیث کی اجازت لی ہو۔

### حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے قاضی حسین احمد کی ملاقات

جماعتِ اسلامی پاکستان کے امیر جناب قاضی حسین احمد نے گزشتہ روز گلگھڑ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر دامت بر کا جنم سے ملاقات کی اور ان کی ہمارے پرنسی کے علاوہ دینی جماعتوں کے درمیان اتحاد و مفاہمت کی ضرورت و اہمیت پر ان سے تبادلہ خیال کیا۔  
جماعتِ اسلامی کے سیکرٹری جنرل سید منور حسن اور جمیعت اتحاد العلماء پاکستان کے سربراہ مولانا عبد المالک خان ان کے ہمراہ تھے جبکہ پاکستان شریعت کو نسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الرشیدی بھی ملاقات میں شریک تھے۔ اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے کہا کہ امریکہ اور دیگر استعماری طاقیتیں جس طرح اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر رہی ہیں اور پاکستان کے اندر ورنی حالات کو جس تحریکی کے ساتھ مسلسل بگاڑا جا رہا ہے اس کے پیش نظر دینی جماعتوں میں اتحاد و اتفاق وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے لیکن اس کی راہ میں مشکلات بہت زیادہ ہیں جنہیں دور کرنے کے لیے بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ انسوں نے کہا کہ مجلس عمل علماء اسلام پاکستان اسی مقصد کے لیے قائم کی گئی ہے اور وہ دینی قوتوں کے باہمی اتحاد کی ہر سنجیدہ کوشش میں تعاون کریں گے۔

وبغضه مثل الدین الذى كان ابتدعا  
کہ ہر قع دن امام موصوف سے محبت کرے گا اور بدعتی بدعتیہ آپ سے نظر کرے گا۔

(۲۷) وہنا هو الحق الواجب الذى لا ريب انه  
مثل سائر سید هذا الزمان الذى عرف  
اس زمانے کے سروار یعنی ہمارے شیخ کے حق میں یہ ضرب المثل کسی جائی ہے  
جو یقینی صحیح اور درست ہے۔

(۲۸) وقد رقى في منازل الرشد والسلوك طريقة  
ولكنه هو يرضي نفسا بطيب العلم والعلماء  
طريقت میں آپ منازل رشد و سلوک کی بلندی پر ہیں لیکن (جیسی مردمی کے  
مجایے) آپ کو اپنے ہی میں علم اور علماء کے پاکیزہ اشغال پسند ہیں۔

(۲۹) فيما حجة الخلاق في الرأي والحكم شريعة  
ومن الربانيين انت في عهتنا وما واهمنا ابدا  
ميرے شیخ طریقت کی رائے اور حکم میں ٹھوقن خدا پر محنت ہیں۔ آپ ہمارے  
عدم کے علماء ربانيین میں سے ہیں بلکہ آپ ان کے ملوی اور طالب ہیں۔

(۳۰) وما كان لى من علم ان يكون له  
مثال جامع لجمع جميع الصفات بـ  
ميرے علم میں نہیں ہے کہ آپ کے دور میں آپ مجیسی جامع صفات فہصیت  
کی مثال ہو۔

(۳۱) وهو البحر العجاج الذى لا يحيط بيانه مثلى  
استفاضت بجوده الدنيا وتصانيفه فكانت لنا دررة  
پھر آپ ایک سوچ زن سمندر ہیں جس کی سخاوات سے دنیا نے فیض آیا اور  
آپ کی تصانیف تو ہمارے لیے نیاب قلم کے موئی ہیں۔ مجھے جیسا ہے مقدور  
آدمی کما حق آپ کا وصف نہیں کر سکتا۔

(۳۲) وهو البدر فى هذا الزمان وحوله الناس كالنجوم له  
فالله يهدى به الطالبين الراشدين حق هدى  
آپ چودھویں کا چاند ہیں اور آپ کے اردو گرد علماء کا ہجوم ستاروں کی ماہنہ  
ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے راہ حق پر چلنے والوں کی صحیح رہنمائی فرمائے۔

(۳۳) وماذا يقول محمد عیسیٰ الذى هو من ادنی تلاسنه

## مولانا صوفی محمد نے ۳ جنوری کو احتجاجی جلسے کا اعلان کر دیا

تحیرک نفاذ شریعت ملائکہ ڈویٹن کے سربراہ مولانا صوفی محمد نے ملائکہ ڈویٹن اور ضلع کو ہستان میں عدالتی سطح پر شرعی قوانین کے نفاذ کے سلسلہ میں گورنر سرحد کے ہانزہ کر دی "شرعی نظام عدل آرڈی نیشن ۹۹۹" کو مسترد کر دیا ہے اور تحریک کے ایک اجلاس کے بعد اعلان کیا ہے کہ اس آرڈی نیشن کے خلاف ۳۱ جنوری کو دیر کے مقام تیر کر گڑھ میں احتجاجی جلسہ منعقد کیا جائے گا اور اس میں آئندہ لائچہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس آرڈی نیشن میں بالاتر حیثیت کمتر اور بالی کورٹ کو دی گئی ہے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس علاقے کی شرعی عدالتیں جو فیصلے کریں گی وہ بالی کورٹ میں جا کر ختم ہو جائیں گے جیسا کہ اس سے قبل تیر کر گڑھ کی ایک عدالت نے چوری کے مقدمہ میں بھرم کا ہاتھ کائے کافیصلہ دیا مگر وہ فیصلہ بالی کورٹ میں جا کر ختم ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ انتظامیہ اور عدالیہ کی گمراہی میں شرعی قوانین کا فارس مولا قابل قبول نہیں ہے۔

## پاکستان شریعت کو نسل کی صوبائی مجلس شوریٰ کا اجلاس

پاکستان شریعت کو نسل صوبہ پنجاب کے سکریٹری جنرل مولانا قاری جبیل الرحمن اختر نے گورنوارہ میں کو نسل کے مرکزی سکریٹری جنرل مولانا زاہد الرشیدی سے ملاقات کی اور متعدد ملکی و جماعتی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ اس موقع پر دونوں راہنماؤں نے پنجاب میں پاکستان شریعت کو نسل کی رکن سازی اور مرحلہ وار تنظیم کے کام کا جائزہ لینے کے لیے صوبائی مجلس شوریٰ کا اجلاس بلانے کا فیصلہ کیا جو ۲۴ فروری بروز بدھ صبح دس بجے مسجدِ امن باغبان پورہ جی ٹی روڈ لاہور میں صوبائی امیر حضرت مولانا قاری سعید الرحمن کی زیر صدارت منعقد ہو گا اور اس میں صوبہ کے مختلف اضلاع سے سرکردہ جماعتی احباب شریک ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

## پاکستان شریعت کو نسل کے رکنیت فارم

پاکستان شریعت کو نسل کے سکریٹری جنرل مولانا زاہد الرشیدی نے اعلان کیا ہے کہ کو نسل کے رکنیت فارم چھپ گئے ہیں اور مختلف حضرات کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے ملک بھر میں جماعتی احباب سے کہا ہے کہ جن کے پاس پہلے سے فارم موجود ہیں وہ اپنی پیش رفت سے آگاہ کریں اور جنہیں فارم رکنیت چاہیں وہ ان سے "مرکزی جامع مسجد (پوسٹ بکس ۳۳۱) گورنوارہ" کے پہے سے طلب کریں۔

## افغانستان میں نئے تعلیمی نظام کا خیر مقدم

محل عمل علماء اسلام پاکستان کی مرکزی رابطہ کمیٹی کے رکن مولانا عبد الرؤوف فاروقی نے افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت کی طرف سے سکول، کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر مفت تعلیم کے نئام کے خلاف اعلان کا پروگرام خیر مقدم کیا ہے اور ایک بیان میں کہا ہے کہ اس سے طالبان کے خلاف مغلی ذرائع البلاغ کے اس جھوٹ پر اپیل گئے کی قلمی کھل گئی ہے کہ طالبان تعلیم کے فروع کے حق میں نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمین الاقوای اور اروں کی کسی قسم کی امداد کے بغیر ہر سطح پر مفت تعلیم کا فیصلہ ایک انتقالی اقدام ہے جس کی درسرے مسلم ممالک کو بھی پیروی کرنی چاہیے۔ انہوں نے اصحاب خبر سے اپیل کی ہے کہ وہ اس فیصلے پر عمل درآمد میں طالبان کی اسلامی حکومت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

## اسامہ بن لادن عالم اسلام کے مجاہد ہیں

جمعیت اہل سنت گورنوارہ کے راہنماؤں مولانا قاری شمس الدین احمد، مولانا حافظ گزار احمد آزاد، مولانا قاری عبید اللہ عامر، مولانا قاری احمد علی شاہد اور مولانا حافظ محمد اکرم نے ایک مشترکہ بیان میں الشیخ اسامہ بن لادن کے خلاف امریکی میم کی شدید نہادت کی ہے اور کہا ہے کہ اسامہ بن لادن عالم اسلام کے عظیم مجاہد ہیں جو عربی مہاجری اور اسلام کی سرپلندی کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ انہوں نے دینی جماعتوں سے شیخ اسامہ کی بھرپور حمایت کی اپیل کی ہے۔

## حضرت مولانا عبد الکریم قریشی رحمۃ اللہ علیہ

سندھ کے معروف عالم دین، روحانی پیشوں اور بزرگ راہ نما حضرت مولانا عبد الکریم قریشی آف پیر شریف گزشت و توں انتقال فرمائے، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ وہ حضرت مولانا حملاء اللہ ہائیوی قدس اللہ سره العزیز کے خلیفہ مجاز اور ضلع لاڑکانہ میں پیر شریف کی خانقاہ کے مسند نشین تھے۔ ایک عرصہ تک جمیعت علماء اسلام کے مرکزی ہبہ امیر رہے ہیں اور ان وتوں جمیعت کے سربراہ کے طور پر راہ نمائی فراری ہے تھے۔ صاحب الرائے اور صاف گو بزرگ تھے، ان کی بعض آراء اور ترجیحات سے ان کے معاصرین کو اختلاف رائے بھی رہتا تھا مگر وہ جس بات کو حق سمجھتے تھے، اس کے لیے ڈٹ جاتے تھے اور پھر کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ دینی حیثیت ان کے مزاج کا حاصلہ بن گئی تھی اور ان سے اختلاف رکھتے والے حضرات بھی ان کی اس خوبی کے مترف تھے۔ زندگی سادہ تھی اور اکابر کی محببدان زندگی کا آج کے دور میں نہ نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دیں اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق سے نوازیں، آئین یا رب العالمین

### حضرت مولانا محمد طاسین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد طاسین رحمۃ اللہ علیہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ وہ پاکستان کی علمی دنیا کی معروف شخصیت تھے، حضرت ایسید مولانا محمد یوسف بنوری قدس اللہ سره العزیز کے ولاد اور مجلس علمی کے سربراہ تھے۔ تجوہ اور تحقیق عالم دین تھے۔ اسلامی معاشریت پر ان کی گھری نظر تھی اور اس کے مختلف پسلوؤں پر ان کے گروں قدر مقالات مختلف دینی و علمی جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اہم علمی مجالس میں انہیں اہتمام کے ساتھ بلایا جاتا اور ان کے مطالعہ و تحقیق سے استفادہ کیا جاتا تھا۔ مجلس علمی کے بہت بڑے کتب خانہ کے امین تھے اور ہر وقت کتابوں کی دنیا میں مکن رہتے تھے۔ افسوس کہ اس وضع کے لوگ اب ایک ایک کر کے اٹھتے جا رہے ہیں اور کوئی ان کی جگہ لینے والا نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دیں، آئین یا رب العالمین

### حضرت مولانا عبد القادر قاسمی رحمۃ اللہ علیہ

ملک سے قاری محمد عباس ارشد صاحب نے خط کے ذریعے حضرت مولانا عبد القادر قاسمی کے انتقال کی خبر دی ہے، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ پرانے علماء میں سے تھے، وارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے، مدرسہ قاسم العلوم ملکان میں ایک عرصہ تک مدرس رہے اور حضرت مولانا مفتی محمود قدس اللہ سره العزیز کے فقیہ کار کے طور پر جمیعت علماء اسلام کے مرکزی ناظم کی حیثیت سے بھی کچھ عرصہ خدمات سر انجام دیتے رہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا ایسید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے حدیث کے اسیاق کو "تشریحات بخاری" کے نام سے ترتیب دے رہے تھے جس کی پانچ جلدیں آگئی ہیں اور قاری صاحب موصوف کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ کل دوں جلدیں مرتب ہو چکی ہیں۔ خدا کرے کہ باقی جلدیں بھی منظراً عالم پر آجائیں جوان کا صدقہ جاریہ ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائیں، جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازیں اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دیں۔ آئین یا رب العالمین

### والدہ محترمہ مولانا حسین احمد قریشی

بھوئی گاؤں ضلع انک کے معروف علمی خاندان میں حضرت مولانا حکیم عبد الجیسی صاحب رحمۃ اللہ علیہ محببدان غوث ہزاری قدس اللہ سره العزیز کے قریبی رفقاء میں سے تھے اور ان کے فرزند مولانا محمد ابو بکر قریشی ہری پور میں اور مولانا حسین احمد قریشی بھوئی گاؤں میں دینی و تعلیمی خدمات سر انجام دے رہے ہیں، اس سال رمضان المبارک کے دوران حضرت مولانا حکیم عبد الجیسی کی الہیہ محترم بھی جہان فانی سے رخصت ہو گئی ہیں، انا اللہ وانا الیہ راجعون مرحومہ عبادت گزار اور قرآن کریم کی تعلیم میں مصروف رہنے والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں اور ان کے فرزندوں مولانا محمد ابو بکر قریشی، مولانا حسین احمد قریشی اور دیگر پس ماندگان کو صبر و حوصلہ عطا فرمائیں، آئین یا رب العالمین

### ماسٹر اللہ دین مرحوم

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صندر کی تصانیف کے ابتدائی ایڈیشنوں کا مطالعہ کرنے والے حضرات ماسٹر اللہ دین کے ہم سے متعارف ہیں جو حضرت شیخ الحدیث مدخلہ کے قریبی رفقاء میں سے تھے اور ایک عرصہ سک انہم اسلامیہ لکھر کے ناظم کی حیثیت سے ان کی تصانیف کے ناشر رہے ہیں۔ سادہ مزاج اور خدا ترس بزرگ تھے۔ کچھ عرصہ تبلیغی جماعت میں بھی سرگرم عمل رہے اور اب کئی برسوں سے صاحب فراش تھے، اسی ماہ رمضان المبارک میں ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دیں۔

## نقوش کا قرآن نمبر

"نقوش" پاکستان کا معروف اولیٰ جزیدہ ہے جو ایک عرصہ سے اردو ادب کے ایک معیاری نمائندے کے طور پر خدمات سراجامدے رہا ہے، اس کے متعدد خصوصی نمبر اپنے اعلیٰ معیار اور عمدہ ذوق کے باعث اولیٰ تاریخ میں نمایاں جگہ حاصل کرچکے ہیں جن میں "رسول نمبر" سب سے متاز ہے اور نقوش کے بالی جناب محمد طفیل مرحوم کی عمر بھر کی کاؤشوں کا پنجواں اور شاہکار ہے۔ ان کے بعد ان کے فرزند جناب جاوید طفیل اپنے عظیم یاپ کی روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور "رسول نمبر" کی طرز پر "قرآن نمبر" کی اشاعت کا آغاز کرچکے ہیں جس کی پہلی دو جلدیں اس وقت ہمارے سامنے ہیں۔ پہلی جلد سائز چھ سو سے زائد اور دوسری بھی اسی کے لگ بھک صفحات پر مشتمل ہے۔ قرآن کریم کے حوالہ سے مختلف عنوانات پر متاز اہل قلم کی نگارشات کو "نقوش" کے خصوصی ذوق کے مطابق پیش کیا گیا ہے۔ کتابت و طباعت کے معیار اور جلد و تائل کے حسن کے بارے میں نقوش کا نام سامنے آجائے کے بعد مزید کچھ کہنے کی ضرورت ہی باتی نہیں رہتی، ہماری دعا ہے کہ "رسول نمبر" کی طرح "قرآن نمبر" بھی جلد تک پہنچے اور زیادہ سے زیادہ لوگ علم و عرفان کے اس ذخیرے سے فیض یا ب ہوں۔ دونوں جلدیوں کی مجموعی قیمت پانچ سوروپے ہے اور انہیں "نقوش - اردو بازار لاہور" کے پہے محاصل کیا جاسکتا ہے۔

## "الاشرف" کا قرآن نمبر

جامعہ اشرف سکھ کا ترجمان ماہنامہ "الاشرف" ایک عرصہ سے دینی صفات کے محاذ پر سرگرم عمل ہے لور مولانا محمد احمد تھانوی کی تحریکی میں ہمارے فاضل دوست مولانا محمد اسلم شخوپوری کی زیر ادارت دینی خدمات سراجامدے رہا ہے۔ "الاشرف" نے گزشتہ دنوں "قرآن نمبر" کے عنوان سے قرآن پاک کے بارے میں متاز اصحاب قلم کی نگارشات کو جمع کرنے کا مسلسلہ شروع کیا ہے اور اب تک دو خصوصی اشاعتیں سامنے آچکی ہیں۔ پہلی جلد دو سو سے زائد صفحات اور دوسری جلد سائز ہے تین سو کے لگ بھک صفحات پر مشتمل ہے۔ "الاشرف" کا سالانہ زر خریداری ڈیڑھ سوروپے ہے۔ جبکہ "قرآن نمبر" کی پہلی جلد پر اس کی الگ قیمت درج نہیں اور دوسری جلد پر اس کی الگ قیمت ایک سو دس روپے درج ہے اور انہیں "دنفر ماہنامہ الاشرف" الاحمد میشن ۱۳۔ بی۔ گلشن اقبال کراچی" کے پہے محفوظ یا جاسکتا ہے۔

## جادو کی حقیقت اور اس کا قرآنی علاج

جنت الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم ناظری قدس سرہ العزیز کے پوتے حضرت مولانا قاری محمد طاہری کی تصنیف "التعود فی الاسلام" علمی طبعوں میں معروف کتاب ہے جس میں انہوں نے قرآن کریم کی آخری دو سورتوں کے مضمون کی تشریح کی ہے اور جادو کے بارے میں اسلامی تعلیمات و احکام کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ کتاب پر حضرت مولانا میاں اصغر حسین صاحب، حضرت مولانا حسین احمد ملی، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا احمد علی لاہوری، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اور حضرت مولانا اعزاز علی جیسے اکابر کی تصدیقات موجود ہیں۔ ایک عرصہ کے بعد اس کتاب کو ہمارے فاضل دوست مولانا قاری جیل الرحمن اختر نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت معیاری کتابت و طباعت اور خوبصورت جلد کے ساتھ دوبارہ پیش کیا ہے، صفحات سائز ہے تین سو سے زائد ہیں اور قیمت ڈیڑھ سوروپے ہے۔ ملنے کا پتہ "ابن بخش خدام الاسلام" میں ۵۲۸۵ رقمی روڈ باغبان پورہ لاہور" ہے۔

## ماہنامہ حق چاریار کا حضرت جملی نمبر

تحمیک خدم اہل سنت پاکستان کے ترجمان ماہنامہ "حق چاریار" نے مجلد اہل سنت حضرت مولانا عبد اللطیف جملی رحمہ اللہ تعالیٰ کی زندگی اور خدمات کے بارے میں ایک خصوصی نمبر شائع کیا ہے جو حضرت مرحوم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے حوالہ سے متاز علماء کرام کے مضمون پر مشتمل ہے۔ صفحات ۳۲۰، قیمت ایک سو پیس روپے ہے۔ ملنے کا پتہ: دنفر ماہنامہ حق چاریار۔ تصل جامع مسجد برکت علی میٹنے بازار قیلدار پارک اچھرو لاہور۔ ۵۳۶۰۰

## جمعۃ المبارک کی تعطیل و تعظیم

موجودہ حکومت نے جمعۃ المبارک کی سرکاری چھٹی ختم کی تو اس پر ملک بھر میں بحث و تجویض کا مسلسلہ شروع ہو گیا اور بعض طبعوں کی طرف سے یہ تاثر دیا گیا کہ شرعی طور پر جمعۃ المبارک کی چھٹی کی کوئی انتیت نہیں ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر رد خلکے فرزند برادر عزیز قاری حماد الزہراوی سلمانے زیر نظر سالہ میں اس کا تفصیلی جائزہ لے کر جمعۃ المبارک کے دن کی فضیلت اور اس کی چھٹی کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے، جو اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لیے بہت مفید ہے۔ سائیہ صفحات پر مشتمل اس رسالے کی قیمت ۵ روپے ہے اور اسے "نمودہ العارف، گھر منڈی خلیل گور جانوالہ" سے طلب کیا جاسکتا ہے۔

زیر سرپرستی :  
 شیخ الحدیث حضرت مولانا  
 محمد فراز خان صدر دامت برکاتہم  
 زیر نگرانی : مولانا زاہد الرashدی

# الشريعة اکيڈمی

## مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

گزشتہ دس سال سے اسلام کے علماء و فناز کے لیے ملکی و ملکی محاذ پر مصروف کاربے اور اب ہاشمی کالونی کنگنی والا جی نے روڈ گوجرانوالہ میں جگہ حاصل کر کے مستقل مرکز کی تعمیر کا پروگرام ملے پائیا ہے جس کی تعمیر کا آغاز رمضان المبارک کے بعد کیا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

### خصوصی اہداف

..... اسلام کی دعوت و تبلیغ، اسلامی نظام کے تعارف و تشریح اور مختلف حلتوں کے اعتراضات و ثباتات کے ازالہ کے لیے پندرہ روزہ الشريعة، دیگر ضروری لزومیں اور مجالس و اجتماعات کے ذریعہ مسلسل جدو جمد

..... ☆ پرائمری پاس طلب کے لیے حفظ قرآن کریم کی پانچ سالہ کالاس، جس میں قرآن کریم حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ عربی گرامر کے ساتھ قرآن کریم کا مکمل ترجمہ اور میسر کی تیاری شامل ہو گی۔ اس کالاس کا آغاز اسی سال رمضان المبارک کے بعد کیا جا رہا ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور اس میں صرف مقامی طلبہ شریک ہو سکیں گے۔

..... ☆ درس نفایی کے فضلاء کے لیے دو سالہ خصوصی کورس جس میں انسیں تقابل ادیان، تقابل مذاہب، مغرب کے سیکولر فلسفہ، اسلامی نظام، تاریخ اسلام، عربی، انگلش اور دیگر ضروری مضامین کے علاوہ میسر کیا ایف اے کی تیاری کرائی جائے گی اور مطالعہ و تحقیق اور خطاب و تحریر کی شق کرائی جائے گی اور یہ کورس اگلے سال شوال ۱۴۲۰ھ میں شروع ہو گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

محمد اللہ تعالیٰ انفرانیت پر الشريعة کا آغاز ہو گیا ہے جس کے تحت پندرہ روزہ اردو میگزین کے علاوہ ماہانہ انگلش ایڈیشن بھی  
ویب سائٹ <http://www.ummah.net/al-sharia> پر پڑھا جا سکتا ہے۔

الشريعة اکيڈمی کا کوئی مستقل ذریعہ آمد نہیں ہے اور اس کے تمام اخراجات اصحاب خیر کے رضا کارانہ تعاون کے ساتھ پورے ہوتے ہیں اس لیے اصحاب خیر سے اپیل ہے کہ وہند کو رہ بالا مقاصد کے لیے فراخ دلی کے ساتھ تعاون کا باتھ بڑھائیں۔ بالخصوص ہاشمی کالونی میں مرکز کی تعمیر میں جس میں ایک خوبصورت مسجد بھی شامل ہے، بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے خیرہ آخرت میں اضاف کریں۔

**نوٹ:** الشريعة اکيڈمی کے لیے عطیات اکاؤنٹ نمبر 1260 جیب یونک لمینڈ بازار تھانیو لا گوجرانوالہ کے ذریعہ بھجوائے جاسکتے ہیں۔

منجائب : حافظ محمد عمار خان ناصر ڈائریکٹر الشريعة اکيڈمی مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

پوسٹ بکس 331 - فون و فیکس : 0431-219663 - ای میل : [alsharia@paknet4.ptc.pk](mailto:alsharia@paknet4.ptc.pk)

بسم الله الرحمن الرحيم

وفاق المدارس العربية کے فضلاء اور علماء کے لیے ایک

## عظیم خوش خبری

ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ کے زیر اہتمام

## دو سالہ شخص روز قابضیت

عقیدہ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، سیرت مرتضیٰ اور دیگر اہم دینی و عصری موضوعات پر ماہرین فن کی زیر نگرانی سیر حاصل حصہ، مقالہ نویسی اور انگریزی بول چال میں مہارت حاصل کرائی جائے گی۔ ایک ہزار روپے ماہوار و نیفے کے علاوہ رہائش، خوراک، علاج اور تربیت کا اعلیٰ انتظام، فراغت کے بعد یہ دونوں ملک ختم نبوت کے مراکز میں کام کرنے کے لیے بھجوانے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

داخلہ : ۱۰۲۵ شوال (۲۹ جنوری ۱۴۳۹ھ / ۱۹۹۹ء) درخواستیں وصول کی جائیں گی۔ ۳۰ شوال ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۸ فروری ۱۹۹۹ء کو انٹرویو ہو گا۔ نشیں مخصوص ہیں۔ صرف ۱۰ خواہش مندوں کو میراث پر داخلہ دیا جائے گا۔ دورہ حدیث شریف میں درج ممتاز حاصل کرنے کے ساتھ میڑک پاس فضلاء کو ترجیح دی جائے گی۔

اس نادر موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اپنی درخواست مع تعلیمی اسناد، شناختی کارڈ کی فونو کاپی اور دو عدد پاسپورٹ سائز فوٹوہایم ناظم ادارہ ارسال کریں یاد فترتی اوقات میں خود تشریف لائیں۔

المشتّر : (مولانا) منظور احمد چنیوٹی (ایم پی اے)

ناظم ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ۔ پاکستان۔ فون: 0466-332820 فیکس: 0466-331330